روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل ۱۴۱۳ھ ۲۹۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش، ۲۹۔ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تقویٰ اختیار کرو"

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا منظوم کلام

جو جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۲ء کے اختتامی اجلاس میں مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے پڑھکر سُنایا

نہ وہ تم بدلے نہ ہم۔ طور ہمارے ہیں وہی — فاصلے بڑھ گئے۔ پر قرب تو سارے ہیں وہی

آکے دیکھو تو سہی بزمِ جہاں ہیں۔ کل تک — جو تمہارے ہوا کرتے تھے، تمہارے ہیں وہی

جھٹپٹوں میں اُنہی یادوں سے وہی کھیلیں گے کھیل — وہی گلیاں ہیں، وہی صحن، چوبارے ہیں وہی

وہی جلسے، وہی رونق، وہی بزم آرائی — ایک تم ہی نہیں، مہمان تو سارے ہیں وہی

شامِ غم، دل پہ شفق رنگ، دُکھی زخموں کے — تم نے جو پھول کھلائے مجھے پیارے ہیں وہی

صحنِ گلشن میں وہی پھول کھلا کرتے ہیں — چاند راتیں ہیں وہی، چاند ستارے ہیں وہی

وہی جھرنوں کے مدھر گیت ہیں، مدہوش شجر — نیلگوں رُود کے گُل پوش کنارے ہیں وہی

مے برستی ہے بُلا بھیجو کہاں ہے ساقی — بھری برسات میں موسم کے اشارے ہیں وہی

بے بسی ہائے تماشہ کہ تری موت سے سب — رنجشیں مٹ گئیں، پر رنج کے مارے ہیں وہی

تم وہی ہو تو کرو کچھ تو مداوا غم کا — جن کے تم چارا تھے وہ درد تو سارے ہیں وہی

میرے آنگن سے قضا لے گئی چُن چُن کے جو پھول — جو خدا کو ہوئے پیارے، مرے پیارے ہیں وہی

تم نے جاتے ہوئے پلکوں پہ سجا رکھے تھے — جو گہر۔ اب بھی مری آنکھوں کے تارے ہیں وہی

منتظر کوئی نہیں ہے لبِ ساحل ورنہ — وہی طوفاں ہیں، وہی ناؤ، کنارے ہیں وہی

یہ ترے کام ہیں مولا، مجھے دے صبر و ثبات
ہے وہی راہ کٹھن، بوجھ بھی بھارے ہیں وہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

29 ۔ تبوک 1371ہش　　　29۔ ستمبر 1992ء

خُدا تعالیٰ کی عبادت

انسان سوچتا ہے کہ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ کو ہماری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم عبادت کریں یا نہ کریں اس کی ذات یا اس کی ہستی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور دوسری طرف ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم پیدا ہی اس لئے کئے گئے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی عبادت کریں۔ کیا یہ دونوں باتیں متضاد تو نہیں۔ ایک دوسری کی ضِد تو نہیں۔ کیا یہ ہمارے ذہنوں میں اُلجھاؤ تو نہیں پیدا کرتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ساری بات میں لفظ عبادت اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کی کیفیت اور ماہیت سے مسئلہ حل ہوتا ہے۔ عبادت کیا ہے۔ کس بات کو عبادت کہتے ہیں۔ عبادت کس طرح کی جاتی ہے۔ اور عبادت کا فائدہ کس کو ہے۔ یہ ساری باتیں سوچنے اور سمجھ لینے والی ہیں۔ اور ہم انہیں سمجھ لیں تو تمام ظاہری تضادات حل ہو جاتے ہیں اور ہم سیدھی راہ پر چل پڑتے ہیں۔

عبادت ایک تو وہ ہے جسے عرفِ عام میں عبادت کہا جاتا ہے عبادت گاہوں میں جانے اور مخصوص حرکات و سکنات کا پابند ہو کر بعض الفاظ کا کہنا یا بعض حالات میں خاموش رہنا۔ اس کا نام عبادت ہے اور عام طور پر اسی کو عبادت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لیکن عبادت اس سے بہت زیادہ کچھ ہے۔ ہر وہ کام جس سے انسانیت استفادہ کرے۔ ہر وہ بات جو ہمارے معاشرے کے لئے مفید ثابت ہو۔ اور ہر وہ بات جو ہماری زندگی کو نیکی کی راہ پر چلاتے ہوئے بہتری کی طرف لے جائے۔ اسے بھی عبادت ہی کہا جائے گا۔ ہم اچھے ہوں یا بُرے اس سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی ہستی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ہم اچھے ہیں تو اپنے لئے اور بُرے ہیں تو اپنے لئے۔

لیکن ہم خدا تعالےٰ کی عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق ہونے کے ناطے خدا تعالےٰ ہمارے اچھے ہونے ہی سے خوش ہو سکتا ہے۔ ہم جتنے اچھے بنتے جائیں گے اتنا ہی یہ کہا جائے گا کہ ہم خدا کے عبادت گذار بندے ہیں۔ ہر اچھا کام عبادت ہے۔ اور ہم اچھے ہی کاموں کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

ہر موسمِ برسات تو ایسا نہیں ہوتا
ہر موسمِ برسات میں آتے نہیں سیلاب
ہر حال میں راضی برضا رہنا ہے ہم کو
کرتا ہے مہیّا وہی ، ہر حال میں اسباب

ابوالاقبال

رِتیروں پہ رِتیر شوق سے دل پر چلا کے دیکھ
زخموں کی گُل فشانیاں پھر مسکرا کے دیکھ

اے مخبرِ سکون جہاں امن روزگار
اب آنکھ کھول اور کرشمے خدا کے دیکھ

صدہا دلوں کی دیکھ چکا بے قراریاں
میرا سکونِ دل بھی ذرا آزما کے دیکھ

فطرت میں ہر خودی کی نہاں ہیں تجلّیاں
اے چشمِ خود پسند خودی کو مِٹا کے دیکھ

دیکھی ہیں ہم نے سب تری ناز آفرینیاں
انداز اب ہماری نیاز و وفا کے دیکھ

آئینہ دیکھنا ہے تو اس طرح جا کے دیکھ
شوخی گھٹا کے اور حیا کو بڑھا کے دیکھ

دنیا کے حُسن اور تمنّا کی کشمکش
دیکھی کبھی نہ ہو تو مرے دل میں آ کے دیکھ

جو رفعتیں ہیں خاک نشینوں کی خاک میں
تو چرخِ تمکنت سے اُتر سر جُھکا کے دیکھ

ہے سوزِ مہر و مہ کا سکوں برق کی تپش
دل دیکھنا ہے میرا تو ٹکڑے اُڑا کے دیکھ

گوہرؔ اگر ہے جلوۂ ایمن کی آرزو
مولیٰ کے آستانہ پہ دُھونی رُما کے دیکھ

ذوالفقار علی خان گوہرؔ

"بنیادی چیز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت کا تعلق قائم کر کے اس کے ذکر میں مشغول رہنا اور اس سے خیر اور برکت چاہنا اور اس کی برکت اور رحمت کو حاصل کرنا اسی کی توفیق اور اسی کے فضل کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ایسے سامان پیدا فرمائے۔" (از خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)
(فرمودہ یکم اپریل 1977ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

علمی مسائل

فرماتا ہے کہ اس کتاب کی آیتیں اپنے اندر حکمت رکھتی ہیں اور جو کچھ بھی اس میں بیان ہوا ہے وہ بدی سے روکنے والا اور نیکی کی طرف لے جانے والا ہے اور انسان کی پوشیدہ بدیوں سے اس کو آگاہ کر کے اسکی حقیقت سے اسے واقف کرتا ہے اور اس کلام میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں۔ اور نہ کوئی ضرورت سے زائد بات ہے۔ غرض تمام ضروری تعلیم بغیر فضول و لغو کے بقدر حاجت بیان کی گئی ہے اور ساتھ ہی پھر اس امر کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے کہ ہر ایک قسم کی ضروری تفصیل بھی آ گئی ہے۔ اور فروعات کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا بلکہ بقدر ضرورت انہیں بھی بیان کیا گیا ہے۔ فصلت سے درحقیقت متشابہہ تعلیم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ "وہی ہے جس نے تجھ پر کتاب نازل کی" .... محکم کے مقابلہ میں متشابہہ کو رکھا ہے لیکن اس (-) میں متشابہات کی جگہ فصلت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ یہ لفظ متشابہہ کے معنوں کو واضح کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متشابہہ درحقیقت تفصیلی تعلیم کا ہی نام ہے۔ اور یہی تعلیم ہے جس پر اعتراض کی دشمن کو جرأت ہوتی ہے۔ ورنہ محکم یعنی اصولی تعلیم پر کوئی شخص حرف گیری نہیں کر سکتا۔ مگر حق کے معلوم کرنے کا طریق یہی ہے کہ انسان تفصیلی تعلیم کو محکم کے ماتحت لا کر دیکھے۔ اگر وہ اس کے ماتحت آ جائے تو پھر اس پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ جیسے کہ مثلاً بعض لوگ دین حق کی بعض تفصیلی تعلیمات پر جو سزا کے متعلق ہیں اعتراض کرتے ہیں لیکن اگر وہ دین حق کی اصولی تعلیم کو دیکھیں جو یہ ہے کہ جس جگہ رحم سے فائدہ ہوتا ہو رحم کرو۔ اور جس جگہ سزا سے وہاں سزا دو۔ تو اس پر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اب اگر وہ تفصیلی تعلیم کو دیکھیں تو انہیں معلوم ہو گا کہ دین حق نے سزا کے موقعہ پر سزا تجویز کی ہے اور رحم کے موقعہ پر رحم۔ اس لئے اس پر اعتراض خلاف اصول ہے۔ مثلاً بعض حالات میں جنگ کی جا سکتی ہے اور یہ بات بظاہر معیوب نظر آتی ہے۔ لیکن ہمیں دیکھنا یہ ہو گا کہ جنگ بعض اوقات عدل و انصاف کے قیام کے لئے ضروری ہوتی ہے پس اس پر اعتراض درست نہیں ہو سکتا۔ اسکی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ ایک ڈاکٹر کسی کا دانت نکالتا ہے جو بظاہر ظالمانہ فعل نظر آتا ہے اور رحم کے خلاف، لیکن اگر حقیقت پر نظر کریں تو عین رحم ہے اور آرام کا موجب یہاں (-) یہ بتایا ہے کہ اس کا منبع بھی اعلیٰ ہے اس لئے اسکی تمام تفاصیل پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

حکیم اسے کہتے ہیں جو موقعہ کے مطابق کام کرنے والا ہو۔ اس صفت سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کلام کی بھیجنے والی ہستی کے یہ مدنظر نہیں ہے کہ وہ لوگوں میں شہرت یا عزت حاصل کرے بلکہ اس کے مدنظر بنی نوع انسان کا فائدہ ہے۔ پس اس نے کوئی ایسی تعلیم اس میں نہیں دی جو بظاہر خوبصورت ہو لیکن بباطن خراب ہو۔ بلکہ اس نے ہر وہ تعلیم جو انسان کے فائدے کی ہے پیش کر دی ہے۔ خواہ لوگ اس سے کس قدر ہی کیوں نہ بھاگیں اور برا منائیں۔ ظاہر میں اچھی اور باطن میں بری تعلیم کی مثال انجیل کی تعلیم ہے۔ کہ اگر کوئی تیری ایک گال پر تھپڑ مارے تو تو دوسری بھی پھیر دے۔ اور بظاہر بُری لیکن حقیقت میں اچھی تعلیم کی مثال (-) یہ تعلیم ہے کہ جو اقوام جبراً مذہب میں دخل دیں ان کا سختی سے مقابلہ کرنا چاہئے۔ جس تعلیم کی غرض لوگوں میں قبولیت حاصل کرنا ہو گی وہ اوّل الذکر قسم کی تعلیموں پر انحصار کرے گی اور جس کی غرض اصلاح ہو گی وہ لوگوں کی پسندیدگی یا عدم پسندیدگی کا خیال کئے بغیر جو مفید باتیں ہیں انہیں بیان کر دے گی ......

بظاہر یہ تعلیم کہ خدا تعالیٰ نے بندہ کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے خود غرضانہ معلوم ہوتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ بندہ کی عبادت کا محتاج ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو حقیقت بالکل مختلف نظر آتی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم بوضاحت بیان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی عبادت کا محتاج نہیں ہے جو شخص کسی قسم کی جدوجہد روحانی ترقیات کے لئے کرتا ہے وہ خود اپنے نفس کے فائدے کے لئے ایسا کرتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات اور اس کے ہر قسم کے افعال سے غنی ہوتا ہے .... پس عبادت قرآن کریم کی رو سے خود بندہ کے فائدہ کے لئے ہے۔ اور اسکی یہ وجہ ہے کہ عبادت چند ظاہری حرکات کا نام نہیں ہے بلکہ ان تمام ظاہری اور باطنی کوششوں کا نام ہے جو انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنا دیتی ہیں کیونکہ عبد کے معنی اصل میں کسی کے نقش کو قبول کرنے اور پورے طور پر اس کے منشاء کے ماتحت چلنے کے ہوتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت چلے گا الٰہی صفات کو اپنے اندر پیدا کرے گا۔ اور ترقی کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کر لے گا۔ تو یہ امر خود اس کے لئے نفع رساں ہو گا۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔

بائیبل میں جو یہ لکھا ہے کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی شکل پر پیدا کیا۔ (پیدائش باب ۱) تو درحقیقت اس میں بھی اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کر سکے ورنہ اللہ تعالیٰ تمام شکلوں سے پاک ہے۔

پس عبادت پر زور دینے کے محض یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ کیونکہ کامل تصویر تبھی کھینچی جا سکتی ہے۔ جب اس وجود کا نقشہ ذہن میں موجود ہو۔ جس کی تصویر لینی ہو گی۔ اور عبادت اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے رکھنے اور ان کا نقش اپنے ذہن پر جمانے کا ہی نام ہے جس میں انسان کا فائدہ ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کا۔

شذرات

بچے اور محنت مزدوری

پاکستان فیملی ویلفیئر کونسل کے ڈائریکٹر نے فیروز پور روڈ لاہور کی عوامی کالونی جو ایک کچی آبادی ہے کا سروے کرنے کے بعد بتایا ہے کہ یہ بات افسوسناک ہے کہ کچی آبادیوں میں بچوں کو روزانہ آٹھ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ اپنے گھر والوں کے لئے سامان زندگی مہیا کر سکیں۔ سروے کا مقصد یہ تھا کہ اس سلسلے میں بنیادی معلومات حاصل کی جائیں اور سماجی اقتصادی امور کو بہتر بنانے کے لئے پروگرام تیار کئے جائیں۔ خاص طور پر بچوں کے لئے ایسے پروگرام بنائے جائیں کہ وہ اپنے آپ کو آئندہ زندگی میں زیادہ مفید ثابت کر سکیں۔ ایسا کرنے کے لئے ان کی تعلیم بھی ضروری ہے اور تعلیم کے ساتھ وقت کے مطابق کسی پیشے کا سکھانا بھی اس سروے میں ۲۱۷۶ بچوں سے معلومات حاصل کی گئیں۔ ان بچوں کی عمریں چھ سے چودہ سال تک ہیں۔ ۶،۳۹ فی صد ان میں سے کام کرنے والے بچے تھے۔ ان میں سے ۸۷،۰۵ فی صد لڑکے اور ۱۲،۹۵ فی صد لڑکیاں تھیں۔ تقریباً ۲۰،۱۴ فی صد کام کرنے والے بچے چھ سے نو سال تک کی عمر کے تھے۔ ۸۲ فی صد بچیاں ایسی تھیں جو اپنی فیملی کے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہتی تھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بچوں کو کام پر لگانے کی سب سے بڑی وجہ ان کے والدین کی غربت یا صحت کی خرابی ہے اس قسم کے والدین خود بھی چاہتے ہیں کہ ان کے بچے کام کر کے روپیہ کمائیں اور بچے بھی اپنے والدین کو اس حالت میں دیکھ کر محسوس کرتے ہیں کہ انہیں کچھ نہ کچھ کام کرنا چاہئے جس کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کی طرف توجہ بھی لازمی ہے لیکن اس سے بھی زیادہ ان حالات کی طرف توجہ دینی چاہیئے جن میں سے ان کے ماں باپ گذر رہے ہیں اور جو انہیں مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو کام پر لگائیں کوئی ہی والدین ایسے ہونگے جن سے پوچھا جائے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا چاہتے ہیں یا نہیں تو وہ کہیں کہ ہم انہیں تعلیم نہیں دلوانا چاہتے۔ اکثر والدین بچوں کو تعلیم دلوانا چاہتے ہیں اور ان کی بہتر زندگی کے خواہاں ہیں لیکن اگر ان کے حالات مجبور کرتے ہوں تو یقیناً وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کی بجائے کسی کام پر لگائیں گے۔ کیونکہ خورد و نوش زندگی کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

والدین واقفین نو پر گہری نظر رکھیں

حضور انور نے فرمایا:

"اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔ اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے ہیں۔ اس لئے والدین کو چاہیئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں اور جیسا کہ میں بیان کروں گا بعض تربیتی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں۔ اور اگر خدانخواستہ وہ سمجھتے ہوں کہ بچہ اپنی افتاد طبع کے لحاظ سے وقف کا اہل نہیں ہے تو ان کو دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہیئے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات —— نون۔ سین

برما کے مہاجر

برما سے جان بچا کر جو مسلمان روہنگے بنگلہ دیش میں پناہ لئے ہوئے ہیں ان کی تعداد اندازاً دو لاکھ اسی ہزار ہے۔ اور بنگلہ دیش نے انہیں سترہ کیمپوں میں رکھا ہوا ہے۔ یہ گذشتہ سال مارچ کے مہینے سے بنگلہ دیش آنے شروع ہوئے تھے اب ۶ ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک جب ان کی گنتی کی گئی تو پتہ چلا کہ ان میں سے ۱۵ ہزار بری مسلمان پناہ گزین لاپتہ ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لاپتہ لوگ وہ ہیں جو واپس جانے کے ڈر سے کیمپوں کو چھوڑ گئے ہیں۔ اگرچہ اس سال کے مئی میں ان لوگوں کو واپس برما لے جانا تھا۔ لیکن انہوں نے یہ مطالبہ پیش کیا کہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہمیں واپس لے جایا جائے اور وہاں بھی اس نگرانی میں رکھا جائے۔ برما کی حکومت نے یہ بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اس بات کی اجازت نہیں دی کہ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین برما کے علاقے میں آکر ان کی دیکھ بھال جاری رکھیں۔ چنانچہ برما کے اس انکار پر ان روہنگیوں نے واپس جانے سے انکار کر دیا۔ ایک دو دفعہ اس سلسلے میں کیمپوں میں اور کیمپوں سے کچھ دور باہر بھی فسادات برپا ہو چکے ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ واپس جا کر ہم نے جس تشدد میں سے گزرنا ہے اس سے بہتر ہے کہ ہم یہیں رہیں۔ وہاں تو ہماری جان بھی محفوظ نہیں ہوگی اگرچہ برما کی حکومت انہیں واپس تو لینے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ لیکن آپس کی دشمنی کبھی اس بات کی اجازت نہیں دے گی کہ برما کی حکومت ان لوگوں کو آرام سے زندگی گزارنے دے۔ چنانچہ ان کی واپسی کا معاملہ کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔

ماریشس میں سرمایہ کاری

لاہور میں تجارت اور صنعت کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے ماریشس کے وزیر اعظم سر آنیروڈ جگناتھ (ANEROOD JUGNAUTH) نے اس بات پر زور دیا کہ تیسری دنیا کے ممالک کو چاہئے کہ وہ اقتصادی تعاون کو جلد جلد بڑھائیں تاکہ ان علاقوں میں بود و باش اور زندگی کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے۔ آپ نے مزید کہا کہ تجارتی تعلقات صرف اس صورت میں آگے بڑھ سکتے ہیں کہ ان کے پیچھے سیاسی عزم بھی موجود ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ سیاست ہی کی وجہ سے کوئی دو ملک قریب آتے ہیں اور سیاست ہی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے پرے ہٹنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور قریب آنا اور پرے ہٹنا زندگی کے تمام شعبوں پر خاص طور پر تجارت اور صنعت کی درآمد اور برآمد پر خاصا اثر انداز ہوتا ہے۔ سر جگناتھ نے نمائندوں کو بتایا کہ ان کا ملک اب زیادہ سے زیادہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ ان کی مصنوعات ایسی معیاری ہونی چاہئیں کہ وہ امریکہ کینیڈا اور ماریشس کے برآمدی کوٹوں کے مطابق ہوں۔ اب وہ یورپین اکنامک کمیونٹی کی منڈیوں میں بھی اپنا مال بھیج سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں ماریشس کی مصنوعات یورپ میں بھی پہنچ رہی ہیں۔ آپ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ پاکستان کو ماریشس میں سرمایہ کاری کرنی چاہئے ماریشس ایک عرصے سے برابر مہم چلا رہا ہے کہ بیرونی ممالک وہاں سرمایہ کاری کریں اب تک تائیوان چین، ہانگ کانگ اور مشرق بعید کی بعض ریاستوں کی طرف سے مثبت جواب ملا ہے۔ لیکن انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان اور امریکہ نے پوری توجہ نہیں دی گویا کہ وہ پاکستان اور ہندوستان سے اس بات کی اپیل کر رہے تھے کہ بعض دیگر ممالک کی طرح یہ دونوں ملک بھی ماریشس میں سرمایہ کاری کریں۔ انہیں اسلئے بھی سرمایہ کاری کرنی چاہئے کہ ماریشس میں بہت سے لوگ ہندوستان ہی سے گئے ہوئے ہیں۔ یعنی ایک رنگ میں کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے ماریشس کے ساتھ بہت زیادہ اور قریبی تعلقات ہیں۔

پاکستان / ماریشس

اب تو ماریشس کے وزیر اعظم پاکستان کا سرکاری دورہ کرنے کے بعد واپس جا چکے ہیں۔ لیکن جب وہ اسلام آباد سے لاہور تشریف لائے تو راستے میں ان کے جہاز کو واپس اسلام آباد جانا پڑا۔ اس لئے وہ لاہور تاخیر سے پہنچے۔ بہرحال لاہور ائرپورٹ پر پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر نے آپ کا استقبال کیا۔ اور استقبال کے لئے آنے والے دیگر احباب سے ان کا تعارف کروایا ان میں پنجاب اسمبلی کے سپیکر میاں منظور احمد وٹو صوبائی وزراء اراکین پارلیمنٹ اور معزز شہری شامل تھے۔ ان کے علاوہ فوجی اور سرکاری افسروں سے بھی تعارف کروایا گیا۔ لاہور کے میئر میاں عبدالمجید اور لاہور کے بشپ الیگزینڈر جان ملک بھی ائرپورٹ پر استقبال کے لئے موجود تھے۔ لاہور میں قیام کے دوران انہوں نے مختلف مقامات دیکھے اور ڈاکٹر اقبال کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ اسی طرح لاہور چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی طرف سے دیئے گئے ایک ظہرانے میں شرکت کی۔ سارا دن کی مصروفیات کے بعد شام کے وقت آپ کراچی روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آپ کو ماریشس کے لئے روانہ ہونا تھا۔ ماریشس اور پاکستان کے تعلقات ایک لمبے عرصے سے خاصے اچھے ہیں اور ایسے دوروں کے نتیجہ میں یہ تعلقات مزید بہتر ہونا یقینی بات ہے۔

شیخ ناصر احمد خالد

سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

یکم ستمبر ۱۹۹۲ء کو سر محمد ظفر اللہ خان کی ساتویں برسی تھی۔ وہ ۶ فروری ۱۸۹۳ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور یکم ستمبر ۱۹۸۵ء کو لاہور میں وفات پائی۔ ۹۲ سال اور سات مہینوں پر مشتمل ان کی زندگی ایک کامیاب اور فعال زندگی تھی۔

گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے (آنرز) پاس کرنے کے بعد، جس کے دوران کالج میں کئی اعزازات حاصل کئے، وہ انگلینڈ گئے جہاں کنگز کالج لندن میں قانون کی تعلیم حاصل کی اور ۱۹۱۴ء میں یہاں سے فرسٹ کلاس فرسٹ ایل ایل بی آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ اسی سال انہوں نے لنکنز ان سے بار ایٹ لاء کی ڈگری بھی حاصل کی۔

ان کی تعلیمی زندگی اس لحاظ سے غیر معمولی دکھائی دیتی ہے جب یہ بھی دیکھا جائے کہ ساتھ ہی ساتھ انہوں نے لندن سکول آف اکنامکس کی فیلو شپ اور کیمبرج یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری بھی حاصل کی۔ سیالکوٹ اور لاہور کی چیف کورٹ میں پریکٹس کرنے کے بعد وہ سات سال تک انڈین فیڈرل کورٹ کے جج بھی رہے۔

۱۹۲۶ء - ۱۹۳۵ء کے عرصے میں وہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے رکن رہے۔ ۱۹۳۱ء - ۳۲ - ۳۳ء کی تین گول میز کانفرنسوں میں شامل ہونے والے وفود کے رکن رہے۔ ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر رہے ۱۹۳۵ء - ۱۹۴۱ء کے عرصے میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن رہے، ۱۹۳۹ء میں وہ لیگ آف نیشنز کے سیشن میں انڈین وفد کے قائد رہے۔ ۱۹۴۲ء میں چین میں انڈیا کے ایجنٹ جنرل (سفیر) رہے۔

۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۴ء تک مسلسل سات سال تک پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ رہے۔ عالمی عدالت انصاف کے دو مرتبہ جج رہے پہلے ۱۹۵۵ء - ۱۹۶۱ء کے عرصے میں اور دوبارہ ۶۴ - ۱۹۷۳ء کے عرصے میں۔ پہلے عرصے کے اختتام پر وہ بطور نائب صدر ریٹائر ہوئے اور دوسری بار وہ عالمی عدالت کے صدر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سترھویں اجلاس کے صدر منتخب ہوئے۔ وہ دنیا کے وہ واحد شخص ہیں جو بیک وقت جنرل اسمبلی کے صدر اور عالمی عدالت انصاف کے صدر رہے۔ پاکستان کے لئے بھی یہ ایک غیر معمولی اعزاز ہے۔

وہ بے حد سادہ انسان تھے۔ ان کی ضرورتیں بہت ہی محدود تھیں وہ بڑے نیک مذہبی اور قابل محبت انسان تھے۔ انہوں نے کئی کتب لکھیں۔ وہ ایک عظیم مقرر تھے۔ ان کی یادداشت غیر معمولی اور بے مثال تھی۔

انہوں نے عالم اسلام اور پاکستان کی زندگی بھر خدمات انجام دیں۔ اللہ ان کی روح پر رحمت نازل کرے۔

(فرنٹیئر پوسٹ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۲ء)

ججوں کی تقرری

صدر مملکت نے لاہور ہائی کورٹ کے لئے ۹ مزید ججوں کی تقرری کی تھی۔ ان ۹ ججوں میں سے دو کے متعلق اعتراض کیا گیا تھا۔ کہ یہ فی الحال

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم ـــــ سید ظہور احمد شاہ

ہم درخت کیوں لگائیں؟

ابتدائے آفرینش سے ہی انسان درختوں سے مختلف النوع فوائد حاصل کرتا چلا آرہا ہے زمانہ قدیم میں درخت ہی اس کا لباس مہیا کرتے تھے اور درختوں کے پھلوں سے ہی وہ اپنی خوراک حاصل کرتا تھا۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ انسانی تہذیب و تمدن نے ترقی کی منازل طے کیں لیکن درختوں کی ضرورت اور اہمیت اپنی جگہ برقرار رہی۔ اسی لئے درخت لگانے کو صدقہ جاریہ کا درجہ دیا گیا ہے۔ جب کوئی شخص درخت لگاتا ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتا ہے اور جب وہ درخت پروان چڑھتا ہے اور بڑا ہو کر سایہ اور پھل دینے کے قابل ہوتا ہے تو اس سے نہ صرف انسان بلکہ چرند پرند اور چوپائے بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اور اس طرح یہ درخت لگانے والے کے لئے ثواب کا باعث بنتا ہے۔ جیسے زیور عورت کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے اسی طرح درخت بھی زمین کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ درختوں سے ہمیں بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ درختوں سے ہم کیا کیا حاصل کرتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں کہ درخت ہمیں کیا دیتے ہیں۔

○ درخت گرمیوں کی چلچلاتی دھوپ میں انسانوں پرندوں جانوروں کو ٹھنڈا سایہ مہیا کرتے ہیں۔ اور قدرتی ائیر کنڈیشنر کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

○ درختوں کے پھل انسان کے لئے قدرت کی طرف سے بہترین غذا کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور بے شمار پھل بیماریوں میں بطور دوا کے استعمال کئے جاتے ہیں۔

○ درختوں کے پتے اور ٹہنیاں جانوروں کے چارے کے کام آتی ہیں۔ ایک دفعہ استعمال کے بعد یہ فصل خود بخود دوبارہ تیار ہو جاتی ہے۔ جس کے لئے کسان کو نہ ہل چلانا پڑتا ہے اور نہ بار بار بیج بونا پڑتا ہے۔

○ زمین بظاہر مٹی یا خاک ہے ان درختوں کے پتے کھاد بن کر اس کو زرخیز بناتے ہیں اور یہ بہتر فصلیں پیدا کرنے کے قابل ہو جاتی ہے۔

○ درخت کی لکڑی بطور ایندھن استعمال کی جاتی ہے۔

○ درخت کی لکڑی ہی سے کوئلہ بنتا ہے جس سے سردیوں میں آپ کے کمرے گرم کئے جاتے ہیں۔

○ آپ کے مکان بنانے کے لئے شہتیر اور بالے اور دروازے کھڑکیاں روشن دان سب درختوں ہی کے مرہون منت ہیں۔

○ عمارت بننے کے بعد آپ اپنے گھر کو مزین کرنے کے لئے جس لکڑی سے اپنا فرنیچر بنواتے ہیں وہ بھی انہی درختوں سے حاصل کی جاتی ہے۔

○ درختوں سے ربڑ۔ ریشم۔ تارپین کاغذ۔ بیروزہ۔ ہارڈ بورڈ۔ چپ بورڈ ماچس کھیلوں کا سامان۔ وغیرہ یہ سب کچھ ہم درختوں سے حاصل کرتے ہیں۔ اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

○ درخت زمین کی زرخیزی کو بحال رکھتے ہیں۔

○ درخت زمین کی بردگی (کٹاؤ) کے خلاف قدرتی مدافعت کا ذریعہ ہیں۔

○ درخت ہمیں سیلابوں سے بچاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی موجودگی میں سیلابوں کی طغیانی کم ہو جاتی ہے۔

○ درخت سیم زدہ زمینوں کو بحال کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

○ درخت زمین میں پانی کی سطح کو بلند ہونے سے روکتے ہیں۔ اور اس طرح سے سیم سے زمین کا بچاؤ کرتے ہیں۔

○ درخت ماحول کو کثافتوں سے پاک کرتے ہیں۔

○ درخت شہری شور و غل کو کم کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

○ درخت انسان کو آکسیجن مہیا کر کے ماحولیاتی آلودگی کو کم کرتے ہیں۔

○ درخت درجہ حرارت کو کم کر کے بارش کا موجب بنتے ہیں

○ درخت دھوپ خود برداشت کرتے ہیں اور ہمیں ٹھنڈی چھاؤں مہیا کرتے ہیں۔

○ درخت قدرتی ائیر کنڈیشنر کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

○ درخت جنگ کے دنوں میں ہوائی حملوں سے قدرتی پناہ کا کام دیتے ہیں

غرض درخت نہ صرف اپنی زندگی میں بلکہ زندگی ختم ہونے کے بعد بھی انسان کے لئے فائدہ کا موجب ہوتے ہیں۔ ہم اگر درخت لگائیں اور ان کی دیکھ بھال کریں تو نہ صرف اس دنیا میں بھی ان سے مستفید ہو سکتے ہیں بلکہ اگلی دنیا میں بھی وہ ہمارے لئے گھر بنانے کا موجب بنتے ہیں۔ لیکن افسوس ہم اکثر اس قومی اور مذہبی فریضہ سے اعراض کرتے ہیں۔ اور نہ صرف ذاتی فائدہ سے محروم رہتے ہیں بلکہ قومی لحاظ سے بھی اپنے ملک کی خدمت کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

آیئے ہم سب مل کر شجر کاری میں بھرپور حصہ لے کر ملک سے درختوں کی کمی پورا کرنے کی کوشش کریں۔

بقیہ: صہ ۴ سے آگے

لاہور ہائی کورٹ کے جج بننے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ چنانچہ شوکت امین شاہ نے اپنے وکیل سلیم سہگل اور حامد شریف کے ذریعے گذشتہ بدھ کے روز پٹیشن فائل کی۔ لاہور ہائی کورٹ نے اٹارنی جنرل کو نوٹس دیا ہے کہ وہ اس معاملے میں حکومت کا نقطہ نظر پیش کریں۔ پٹیشن کرنے والے شخص نے عدالت سے یہ استدعا کی ہے کہ وہ جسٹس میاں عبدالخالق اور جسٹس غلام سرور چوہدری سے اس بات کا مطالبہ کریں کہ وہ اپنے جج بنائے جانے کے متعلق قانون کی وضاحت کریں۔ پٹیشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ عدالت عالیہ اس بات کا فیصلہ کر دے کہ یہ دونوں جج غیر قانونی طور پر جج بنائے گئے ہیں اس لئے انہیں ان کے عہدے سے برطرف کیا جاتا ہے پٹیشن کرنے والے نے اپنی پٹیشن میں کہا ہے کہ اگرچہ ہائی کورٹ کے جج بنانا صدر مملکت کے خصوصی اختیارات میں شامل ہے لیکن دستور اس خصوصی اختیار کو اس طرح استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے کہ تین افراد سے مشورہ کیا جائے یعنی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس۔ صوبہ کے گورنر اور پاکستان کے چیف جسٹس سے۔ پٹیشنر نے کہا ہے کہ چونکہ یہ پاکستان کے چیف جسٹس کے پیش کردہ مشورے کے خلاف ہے اس لئے خامی وجوہات موجود رہیں کہ ان دو ججوں کو ان کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔

بچوں کی بہبود

کولمبو میں بچوں کی بہبود کے لئے سارک کی سہ روزہ کانفرنس ختم ہو گئی ہے اس کانفرنس کے موقعہ پر یہ قرارداد منظور کی گئی کہ سب لوگ مل جل کر بچوں کی بہبود کے لئے کام کریں۔ بچوں کی حفاظت ہونی چاہیئے۔ ان کی زندگی بچانے کے سامان ہونے چاہیئں۔ اور ان کی ترقی کے مواقع بہم پہنچانے چاہیئں۔ یہ خیال ابتدائی طور پر پاکستان نے پیش کیا تھا۔ اور پاکستان نے اس بات پر زور دیا تھا کہ بچوں کی طرف خاص توجہ دی جانی چاہیئے۔ چنانچہ دیگر ممالک نے اس بات کی حمایت کی اور یہ قرارداد منظور ہو گئی۔ اس موقعہ پر پرائمری تعلیم اور تعلیم بالغاں کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا کہ ۱۹۹۵ء تک خواندگی کی شرح ۲۵ فیصد ہونی چاہیئے۔ جہاں تک صحت کا تعلق ہے اسہال کی بیماری کو روکنے کے لئے اور لڑکوں اور لڑکیوں میں ناروا امتیاز برتنے کے لئے اور بچوں سے محنت مزدوری کروانے کو کم کرنے کے لئے اور پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو زیادہ پیار اور محبت کے ساتھ رکھنے کے لئے گفتگو ہوئی۔ ریزولیوشن میں یہ بھی کہا گیا کہ جہاں تک بچوں کی بہبود کا تعلق ہے یہ ملکی پالیسیوں میں شامل ہونا چاہیئے۔ بجائے اسکے کہ اسکو کوئی الگ چیز سمجھا جائے اسے ہر ملک اپنی ملکی پالیسی کا ایک حصہ بنائے اور پھر اس پر عمل کرتے ہوئے بچوں کو بہتر زندگی بسر کرنے کا موقعہ عطا کرے۔ اس کانفرنس کے موقعہ پر سیاسی پارٹیوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی کہ وہ اپنی اہم ذمہ داریوں کو اس بات میں شامل کریں کہ بچوں کو ہر قسم کی سہولت مہیا کرنا ہے۔ بچوں سے متعلق جو قرارداد منظور کی گئی ہے یہ ڈھاکہ میں دسمبر ۹۲ء میں ہونے والی چوتھی کانفرنس میں آخری منظوری کے لئے پیش کی جائے گی۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخکنی کر جاتی ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

برونائی کے سلطان کا دورۂ پاکستان

برونائی دارالسلام کے حکمران سلطان حاجی حسن البولکیہ اور انکی اہلیہ مادام مریم پاکستان کے چار روزہ سرکاری دورے پر ۱۸ ستمبر ۹۲ء کو اسلام آباد پہنچے تو صدر مملکت اور وزیر اعظم پاکستان نے ان کا استقبال کیا دو بچوں نے گلدستے پیش کئے۔ سلطان آف برونائی سے مسلح افواج کے سربراہوں کا تعارف کروایا گیا اور ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ دونوں ملکوں کے قومی ترانے بجائے گئے اور معزز مہمان کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔

صدر مملکت نے معزز مہمان کو استقبالیہ دیا۔ جس میں سلطان آف برونائی نے توقع ظاہر کی کہ مستقبل میں پاکستان اور برونائی کے تعلقات کو مزید فروغ حاصل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے تعلقات خاصے پرانے ہیں۔ تعلیم مذہبی اور دفاعی امور میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں اور یہ تعلقات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ پاکستان میں آنیوالے حالیہ سیلاب کی تباہکاریوں پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے سیلاب زدگان کی امداد اور بحالی کے لئے انہوں نے ۹ لاکھ امریکی ڈالر دینے کا اعلان کیا۔ اس رقم میں دو لاکھ ڈالر برونائی دارالسلام کی حکومت کی طرف سے عطیہ کے طور پر اور باقی سات لاکھ سلطان حسن کی طرف سے ذاتی حیثیت میں وزیر اعظم کے ریلیف فنڈ میں دیئے گئے۔ اس بات کا انکشاف سیکرٹری جنرل امور خارجہ اکرم زکی نے سلطان آف برونائی کی روانگی کے بعد کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ سلطان کی خواہش تھی کہ ان کے سات لاکھ کے عطیہ کا انکشاف نہ کیا جائے لیکن اس سلسلہ میں ہم ان کے اسلامی جذبہ کی قدر کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور سلطان کا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

برونائی کے سلطان نے اسلام آباد میں شکرپڑیاں کے مقام پر ایک پودا لگایا۔ صدر غلام اسحٰق خان معزز مہمان کے ہمراہ تھے۔ اس موقع پر معزز مہمان نے پودے کی افزائش اور پاکستان کی خوشحالی کے لئے دعا مانگی اور مہمانوں کی کتاب پر دستخط کئے۔ جس کے بعد برونائی کے سلطان تاریخی مسجد فیصل گئے۔ اور انہوں نے اپنے وفد کے ہمراہ دو رکعت نفل ادا کی۔ جس کے بعد سلطان نے مسجد دیکھی اور اس کے طرز تعمیر کو سراہا۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے سلطان کو قرآن پاک کا ایک نسخہ اور شاہ فیصل مسجد کا ماڈل پیش کیا۔ معزز مہمان نے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کا بھی دورہ کیا۔ یونیورسٹی میں برونائی کے سلطان کو بتایا گیا کہ یونیورسٹی اور برونائی کی اسلامک سٹڈیز کے انسٹی ٹیوٹ کے درمیان حال ہی میں تعاون کا ایک معاہدہ ہوا ہے۔ یونیورسٹی کے اکیڈمک امور کے انچارج طیب زین العابدین نے امید ظاہر کی کہ یہ معاہدہ مستقبل قریب میں اور زیادہ مضبوط ہوگا۔ یونیورسٹی کے قائم مقام صدر نے سلطان برونائی کو یونیورسٹی کی سرگرمیوں اور تحقیقات کے بارے میں بتایا اور معزز مہمان کو یونیورسٹی کی شائع شدہ کتب بھی پیش کی گئیں۔

برونائی کے سلطان صوبائی دارالحکومت کے مختصر دورے پر لاہور پہنچے تو ہوائی اڈے پر ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ ایئرپورٹ پر گورنر پنجاب۔ وزیر اعلیٰ پنجاب، لاہور کے میئر اور دیگر سول و فوجی حکام موجود تھے۔ دوپہر کو گورنر پنجاب نے معزز مہمان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا معزز مہمان کی آمد کے باعث لاہور ائیرپورٹ اور سڑکوں پر خیر مقدم کے نعروں والے بینرز لگائے گئے تھے۔ معزز مہمان کو وزیر اعلیٰ نے اپنے ہمراہ شہر کی سیر کرائی۔ لاہور میں مختصر قیام کے بعد اسی روز شام کو معزز مہمان اسلام آباد واپس پہنچ گئے۔

سلطان آف برونائی کے ہمراہ ایک اعلیٰ سطح کا وفد بھی تھا۔ پاکستان اور برونائی کے درمیان وفود کے باضابطہ مذاکرات ہوئے۔ ان مذاکرات میں دونوں ممالک کے اقتصادی اشتراک کے نئے باب رقم کرنے کے اقدامات بھی زیر غور آئے۔ اور متعدد دوطرفہ معاہدوں پر دستخط بھی ہوئے۔ جو صنعت، تجارت اور مواصلات کے متعلق ہیں۔

یاد رہے کہ برونائی اور بھارت نے بھی مکمل سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس بات کا فیصلہ بھارتی وزیر اعظم اور برونائی کے سلطان کے درمیان دہلی میں ہونے والے مذاکرات میں کیا گیا ہے۔ بھارت جو اس وقت ملائشیا میں اپنے ہائی کمیشن کے ذریعے سفارتی امور نپٹا رہا ہے۔ جلد ہی برونائی میں اپنا مشن قائم کرنے کے لئے ایک وفد بھجوائے گا۔ جبکہ برونائی دہلی میں اپنے ناظم الامور کو ہائی کمیشن کا درجہ دے دے گا۔ ایک ترجمان کے مطابق دونوں ممالک اس بات پر متفق ہوگئے ہیں کہ باہمی تعاون کے شعبوں کی تلاش کے لیئے وفود کا تبادلہ بھی کیا جائے گا۔

برونائی کے سلطان کو صدر پاکستان نے ایک خصوصی تقریب میں پاکستان کا سب سے بڑا ایوارڈ نشانِ پاکستان دیا۔ یہ ان کے پاکستان اور برونائی کے تعلقات کو بہتر بنانے کے صلے میں ہے۔

صدر پاکستان نے برونائی کے سلطان حسن البولکیہ کو پاکستانی نسل کا پولو کا تربیت یافتہ ایک آٹھ سالہ گھوڑا بھی تحفے میں دیا۔ سلطان آف برونائی نے اس گرانقدر تحفہ پر حکومت کا شکریہ ادا کیا۔

برونائی کے سلطان دنیا کے امیر ترین شخص سمجھے جاتے ہیں۔ جو سہولتیں انہوں نے اپنے عوام کو دے رکھی ہیں شاید ہی کسی ملک میں میسر ہوں۔ تعلیم مفت ہونے کے ساتھ ساتھ طلباء کو نہایت اچھا کھانا بھی مہیا کیا جاتا ہے

صدر مملکت پاکستان نے کہا ہے کہ ہمیں اس بات سے اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ ہمارے اور برونائی کے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ ہمارے تعلقات۔ ہمارے عقائد ہماری ثقافت اور مشترکہ اقدار کی وجہ سے استوار ہیں۔

برونائی کے سلطان حاجی حسن البولکیہ اور ان کی اہلیہ مادام مریم پاکستان کے چار روزہ سرکاری دورہ کے بعد جب اپنے ملک روانہ ہونے لگے تو انہیں اسلام آباد ائیرپورٹ پر صدر پاکستان اور وزیر اعظم نے انتہائی گرمجوشی سے الوداع کیا۔ اس موقع پر چیئرمین سینیٹ وسیم سجاد، سپیکر قومی اسمبلی۔ وفاقی وزراء۔ وزراء مملکت اور دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔ تینوں مسلح افواج کے دستوں نے رخصت ہونے والے مہمانوں کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ بیگم غلام اسحٰق خان۔ ڈپٹی چیئرمین سینٹ ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی اور وفاقی وزیر پیداوار اسلام نبی کی بیگم نے برونائی کے سلطان کی اہلیہ محترمہ مادام مریم کو الوداع کہا اور اسی موقع پر دو ننھے بچوں نے معزز مہمانوں کو گلدستے پیش کئے۔

واقفین بچوں میں جماعت سے محبت کا جذبہ پیدا کریں

حضور فرماتے ہیں:۔

"پس سچا وفادار وہ ہوا کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی جماعت پر نظر رکھے، اس کی صحت پر نظر رکھے، پیار کا وہی ثبوت سچا ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تجویز کیا تھا اور اس سے زیادہ بہتر قابل اعتماد اور کوئی بات نہیں۔ آپ نے سنا ہے بارہا مجھ سے بھی سنا ہے پہلے بھی سنتے رہے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سلیمانؑ کی عدالت میں دو دعویدار ماؤں کا جھگڑا پہنچا۔ جن کے پاس ایک ہی بچہ تھا کبھی ایک گھسیٹ کر اپنی طرف لے جاتی کبھی دوسری گھسیٹ کر اپنی طرف لے جاتی اور دونوں روتی اور شور مچاتی تھیں کہ یہ میرا بچہ ہے۔ کسی صاحب فہم کو سمجھ نہیں آئی کہ اس مسئلہ کو کیسے طے کیا جائے چنانچہ حضرت سلیمانؑ کی عدالت میں یہ مسئلہ پیش کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ طے کرنا تو بڑا مشکل ہے کہ یہ کس کا بچہ ہے۔ اگر ایک کا بچہ ہوا اور دوسری کو دے دیا گیا تو بڑا ظلم ہوگا۔ اس لئے کیوں نہ اس بچے کو دو ٹکڑے کر دیا جائے اور ایک ٹکڑا ایک کو دے دیا جائے اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو دے دیا جائے، تاکہ ناانصافی نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے جلاد سے کہا کہ آؤ اس بچے کو عین نصف سے دو ٹکڑے کر کے ایک، ایک کو دے دو اور دوسرا دوسری کو دے دو۔ جو ماں تھی وہ روتی چیختی ہوئی بچے پر گر پڑی کہ میرے ٹکڑے کر دو اور یہ بچہ اس کو دے دو لیکن خدا کیلئے اس بچہ کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ اس وقت حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ بچہ اس کا ہے۔ پس جو خدا کی خاطر جماعت سے محبت رکھتا ہے کیسے ممکن ہے کہ وہ جماعت کو ٹکڑے ہونے دے اور ایسی باتیں برداشت کر جائے کہ جس کے نتیجہ میں کسی کو گزند پہنچتا ہو۔ وہ اپنی جان پر سب وبال لے گا اور یہی اس کی سچائی کی علامت ہے لیکن اپنی تکلیف کو دوسرے کی روح کو زخمی کرنے کے لئے استعمال نہیں کرے گا۔ پس واقفین میں اس تربیت کی غیر معمولی ضرورت ہے"

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں انکی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں ۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی ۔
(ادارہ)

مرزا طارق محمود ابن مرزا عنایت اللہ
ربوہ

شگفتہ مبشر بنت مبشر احمد طاہر
راولپنڈی

ولید احمد ابن مزید احمد تبسم
مربی سلسلہ گلگت

جالب نسیم ابن طاہر نسیم
ربوہ

قندیل محمود بنت بشارت احمد چیمہ
ربوہ

قرۃ العین احمد بنت بشارت احمد چیمہ
ربوہ

عبدالزمان ابن عبدالرحمن
مالوکے بھلی ضلع سیالکوٹ

رضوانہ مبشر بنت مبشر احمد
شیر سلطان ضلع مظفر گڑھ

طارق حبیب ابن ظفر احمد
ربوہ

نبیلہ احمد بنت خلیل احمد
چک ۱۲۱ ضلع بہاولنگر

محمد انور علی ابن چوہدری شوکت علی
ربوہ

یحیٰی مصطفٰی خان ابن محمد افضل خان
(نانا بشیر احمد خان ایڈووکیٹ)

اسد اللہ احمد ابن سیف اللہ مانگٹ
ربوہ

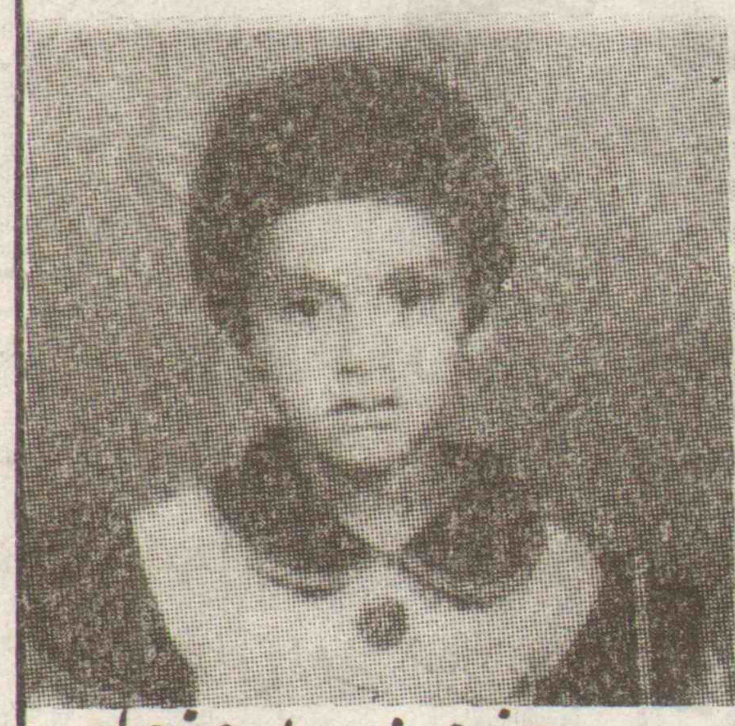
سدرہ حنیف بنت راجہ حنیف احمد
چک ۲۰ ۔ پھالیہ ضلع گجرات

عمران احمد ابن منور احمد شاہد
واہ کینٹ

بلال ہمایوں ابن چوہدری یاسر عرفات ساہی ۔ ربوہ

انیس احمد ابن محمد ادریس
ربوہ

لبنیٰ نصرت بنت ناصر احمد نصیر
۸/۸۱۳ عزیز آباد کراچی

لئیق احمد ابن ظفر احمد
چک ۱۲۱ مراد ضلع بہاولنگر

صبیح الرحمن ابن نذیر الرحمن
ساہیوال شہر

توحید احمد ابن محمد سعید
ربوہ

فائزہ کرن بنت عبدالجبار زاہد
ربوہ

کاشف جمال ابن عبدالحمید
ربوہ

ثاقب محمود ظفر ابن منیر احمد ظفر
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۲۸: ستمبر۔ دن کو گرمی ہو جاتی ہے۔ اگرچہ ہوا بھی چلتی رہتی ہے ٹھنڈ ہونے سے شہر میں مچھروں میں اضافہ ہوگیا ہے۔

○ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی نے کہا ہے کہ ملیشیا کی کہانی ختم ہو چکی ہے۔ معاہدہ پشاور کی پابندی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ ۲۷ اکتوبر کو اس معاہدے کے مطابق صدارت سے مستعفی ہو جائیں گے۔ افغان صدر نے الزام لگایا کہ امیر جماعت اسلامی نے افغانستان میں خون خرابے کو ہوا دی وہی حالات کی خرابی کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ حزب اسلامی (گلبدین حکمت یار گروپ) سے جنگ بندی کا معاہدہ مستقل ہوگا۔ انہوں نے کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق حل کرنے کا مطالبہ کیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے انکشاف کیا ہے کہ وزیر اعظم سے ان کی ملاقات کو خفیہ ہاتھ نے عین وقت پر ناکام بنا دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ۱۹۸۸ء اور ۱۹۹۰ء کی انتخابی دھاندلی میں صدر اسحاق اور جنرل اسلم بیگ ملوث تھے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سیاسی مفادات کے لئے سیلابوں کے ذریعے ہزاروں زندگیاں چھین لی گئیں انہوں نے کہا کہ حکمران اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ سیلاب کے نقصانات کے ازالے کے لئے ہمارے پاس وسائل اگرچہ کم ہیں لیکن ہمارے جذبے نیک ہیں ہماری خواہش ہے کہ لوگ اپنی مدد آپ کے تحت نقصانات پورے کریں اور حکومت ان کی مدد کرے۔

○ وفاقی وزیر حاجی غلام احمد بلور نے الزام لگایا ہے کہ علماء کرسی کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں ہمیں کافر کہنے والے اپنے گریبانوں میں جھانکیں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ کی اپیل پر حیدر آباد کے بعض علاقوں میں روزنامہ جنگ اور روزنامہ قومی اخبار چھین کر پھاڑنے اور تقسیم میں رکاوٹیں ڈالنے کے واقعات ہوئے۔

○ وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت فرقہ وارانہ تنظیموں پر پابندی لگا رہی ہے۔ پابندی کا بل قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ پنجاب حکومت نے بھی پابندی لگانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کہا ہے کہ میں سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے والوں سے نمٹ لوں گا۔ انہوں نے چیلنج کیا کہ حکومت میں طاقت ہے تو ہمیں روک کر دکھائے۔

○ چار مذہبی جماعتوں جمعیت علماء اسلام، جمعیت علماء اہلحدیث، جمعیت علماء پاکستان اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے علماء کے خلاف وزیر اعظم کے بیان پر سخت ردّ عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کا دامن علماء کے خون سے رنگین ہے۔

○ سیلاب سے سندھ کا نصف سے زائد اور پنجاب کا صرف ۸ فیصد زیر کاشت رقبہ تباہ ہوا ہے۔

○ وزیر اعظم نے بوسنیا کے مسلمانوں کی جدوجہد میں ان کا بھرپور ساتھ دینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کو خود ایسے تجربات سے گذرنا پڑا ہے جس کی بناء پر ہم بوسنیا کے بارے میں بہت حساس ہیں۔ اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگ نے کہا کہ ہر دن گذرنے پر ہماری تکلیفیں ناقابل بیان ہوتی جا رہی ہیں ہمیں پاکستانی عوام اور حکومت سے بہت سی توقعات ہیں۔

○ منگلا کے پاور ہاؤس کو بھی سیلاب سے نقصان پہنچا ہے۔ چیئرمین واپڈا کو فوری طور پر اسلام آباد طلب کر لیا گیا ہے۔

○ جمہوری وطن پارٹی بلوچستان کے مسٹر منظور گچکی نے وزیر اعلےٰ تاج محمد جمالی کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ جماعت اسلامی نے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا فیصلہ کر لیا ہے

○ وفاقی وزیر راجہ نادر پرویز نے کہا ہے کہ اگر کالا باغ ڈیم ہوتا تو حالیہ سیلاب نہ آتے۔ اے این پی کے اجمل خٹک نے کہا ہے کہ اگر کالا باغ ڈیم ہوتا تو پورا ملک ڈوب جاتا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تین صوبے اس ڈیم کے مخالف ہیں اس لئے اس کی تعمیر کی ضد چھوڑ دی جائے۔

○ پیپلز پارٹی کے مسٹر فیصل صالح حیات نے کہا کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ محترمہ بے نظیر بھٹو سے درخواست کرے کہ وہ سیلاب کی تباہ کاریوں سے نمٹنے کے لئے اقوام عالم سے بات چیت کریں۔ انہوں نے کہا کہ ناکام خارجہ پالیسی کے باعث حکومت اقوام عالم سے بات کرنے سے گریز کر رہی ہے

○ اسلام آباد میں مسٹر آصف زرداری کی رہائی کے لئے ہڑتالی کیمپ کو ۳۲واں دن ہو گیا ہے۔

○ امریکی نائب وزیر دفاع کا دورہ پاکستان ناکام ہو گیا ہے۔ پاکستان نے ایٹمی مسئلے پر سودے بازی سے انکار کر دیا ہے۔

اعلان گمشدگی نقدی

مکرم صدر صاحب عمومی تحریر فرماتے ہیں کہ ایک کارکن کی نقدی گولبازار ربوہ سے نصرت گرلز ہائی سکول جاتے ہوئے گم ہو گئی ہے۔

جن دوست کو ملے دفتر صدر عمومی کو اطلاع دیں۔

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱ — ۶۰۶

اعوان ایکسپریس فلائنگ کوچ

ربوہ سے لاہور۔ سرگودھا۔ خوشاب۔ چکوال۔ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ چونڈہ ٹائم ٹیبل روانگی۔ ربوہ (اقصیٰ چوک) سے برائے راولپنڈی۔ لاہور۔ سیالکوٹ (چونڈہ)

روانگی برائے راولپنڈی ...۶ بجے صبح = پہنچ راولپنڈی ½ ۱۲ بجے بعد دوپہر
روانگی برائے سیالکوٹ (چونڈہ) ...۶ بجے صبح = پہنچ سیالکوٹ ۲۵-۹ صبح
روانگی برائے لاہور ...۶ بجے صبح = پہنچ لاہور ۳۰-۸ صبح

ربوہ بکنگ آفس

مینیجر ربوہ

سٹیشنری پوائنٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ۔ ربوہ // ملک محمد احمد اعوان - ۹۳۔ اعوان ہاؤس ناصر آباد۔ ربوہ

پتہ